

جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ

سرینگر میں

اے اے نمبر۔ 39/2017

ایم پی نمبر۔ 1/2017

حکم کی تاریخ: 05.06.2017

میسر زاین کے جی انفراسٹرکچر بنام گرانکوانڈسٹریز اور دیگر
کورم:

عزت مآب جسٹس سنجیو کمار، جج

پیش ہونے والا مکمل:

درخواست گزاروں کے لیے: مسٹر جہانگیر اقبال گانی، سینئر ایڈوکیٹ

مسٹر سعید فیصل قادری، موکش کاظمی،

تیجسوی شیٹی، وسین اسلم، آکاش جوہری اور

راج موہن گپتا، ایڈوکیٹ۔

جواب دہندگان کے لیے: جناب محسن قادری، ایڈوکیٹ۔

/i کیا پریس / میڈیا میں رپورٹ کیا جائے: ہاں۔

/ii کیا ڈائجسٹ / جرنل میں رپورٹ کیا جائے: ہاں۔

1. اپیل کنندہ، کمپنیز ایکٹ، 1956 کی دفعات کے تحت شامل ایک کمپنی، جس کا کارپوریٹ دفتر غازی آباد (یو پی) میں ہے، جموں و کشمیر تاشی اور مصالحتی ایکٹ، 1997 کی دفعہ 9 کے تحت جواب دہندہ نمبر 1 کی طرف سے دائر درخواست میں پرنسپل ڈسٹرکٹ جج، سری نگر (جسے اس کے بعد "زیریں عدالت" کہا گیا ہے) کی طرف سے منظور کردہ 25.11.2017 کے حکم کے خلاف اپیل میں ہے (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا گیا ہے)۔
2. اس اپیل کو دائر کرنے تک کے حقائق، جو اس اپیل کو نمٹانے کے لیے ضروری ہیں، کا خلاصہ درج ذیل طریقے سے کیا جاسکتا ہے:-

چیف انجینئر، 31 زون سی/او 56 اے پی او نے اپنے خط نمبر 142/180869-ای 8 مورخہ 24.12.2010 جس کا معاہدہ نمبر سی ای ایس زیڈ-11-2010/06 ہے، اپیل کنندہ کمپنی کو ایل ایس آر سی لیہ میں شادی شدہ رہائش کے منصوبے کے نقشہ مرحلہ-II کے لیے رہائشی اکائیوں اور متعلقہ خدمات کی تعمیر کا ٹھیکہ دیا۔ اپیل کنندہ نے مذکورہ بالا کام کی انجام دہی کے لیے ایک فرم یعنی میسرز جی آر نقوی اینڈ کمپنی کے ساتھ ایک مفاہمت نامہ پر دستخط کیے۔ فرم میسرز جی آر نقوی اینڈ کمپنی جواب دہندہ نمبر 1- کمپنی کے ساتھ ضم ہو گئی، جس کے نتیجے میں میسرز جی آر نقوی اینڈ کمپنی کے تمام اثاثے اور واجبات مدعا علیہان نے سنبھال لیے۔ مفاہمت نامہ کی شرائط و ضوابط کے مطابق، اپیل کنندہ کمپنی کام کی رقم کے 3 فیصد کی حقدار تھی اور باقی رقم جواب دہندہ نمبر 1 کو جانی تھی۔ مفاہمت نامہ کام کی کامیاب تکمیل تک کارآمد رہنا تھا۔

عدالت کے سامنے جواب دہندہ نمبر 1 کا معاملہ یہ تھا کہ دونوں فریقوں نے شرائط و ضوابط پر عمل کیا اور فریقین کے فیصلے کے مطابق ادائیگی کے انتظام پر عمل کرنے کے بعد کام انجام دیا۔ اس کے بعد فریقین کے درمیان ایک اضافی قرارداد بھی عمل میں لایا گیا جس میں نئی شرائط و ضوابط شامل تھے۔ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ فرم میسرز جی آر ناگوی اور کمپنی جس نے بعد میں جواب دہندہ نمبر 1 کے ساتھ ضم کیا، نے سال 2013 کے آخر تک کافی مقدار میں کام انجام دیا تھا۔ تاہم، سال 2014-15 کے دوران اپیل کنندہ کو آجر کے ساتھ کچھ مسائل تھے اور اس کی وجہ سے میسرز جی آر ناگوی اور کمپنی کے ذریعے انجام دیے گئے کام کی ادائیگی نہیں کی گئی۔ روپے کی رقم 9,50,00,000/- وہ رقم تھی جو اپیل کنندہ کی طرف سے پلانٹ اور مشینری کی تنصیب کے کرایے کی رقم سمیت انجام دیے گئے کام کے لیے قابل ادائیگی تھی۔ جواب دہندہ نمبر 1 نے دعویٰ کیا کہ اپیل کنندہ نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی اور نہ ہی اس نے جواب دہندہ نمبر 1 کو بقایا کام پر عمل درآمد کرنے کی اجازت دی۔ جواب دہندہ نمبر 1 کو جاری کردہ درخواستوں اور یاد دہانیوں کا سلسلہ بھی اپیل کنندہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں دے سکا۔ آخر میں، جواب دہندہ نمبر 1 کے زیریں عدالت کے سامنے پیش کیا گیا کہ جواب دہندہ نمبر 1 کی طرف اپیل کنندہ کی طرف سے

قبول کردہ ذمہ داری کو خارج کرنے کی ہدایت کی جائے اور اپیل کنندہ کے بینک میں رکھے گئے کھاتوں کو بھی منجمد کیا جائے۔ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت درخواست مذکورہ بالا حقائق کے پس منظر کے تناظر میں درج ذیل عدالت میں دائر کی گئی تھی۔

درخواست گزار نے درخواست کو متعدد بنیادوں پر چیلنج کیا تھا۔ درخواست کی برقرار رکھنے کی اہلیت کو اپیل کنندہ نے اس بنیاد پر متنازعہ قرار دیا تھا کہ فریقین کے درمیان کوئی ثالثی قرارداد نہیں تھا جو ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت درخواست دائر کرنے کے لیے غیر ضروری ہے۔ اپیل کنندہ نے درخواست پر غور کرنے کے لیے نیچے دی گئی عدالت کے علاقائی اختیار سماعت کو بھی چیلنج کیا۔ عدالت کے سامنے اپیل کنندہ کا یہ بھی عرض تھا کہ جواب دہندہ نمبر 1 کی عدم موجودگی میں درخواست میں سہولت اور ناقابل تلافی چوٹ کے توازن کے ساتھ اس کے حق میں پہلی نظر میں کیس کا مظاہرہ کرنے کے بعد، عبوری راحت جس کے لیے درخواست کی گئی تھی وہ قابل قبول نہیں تھی۔ درج ذیل عدالت درخواست کو نمٹائے گئے حریف تنازعات پر غور کرنے کے بعد بالآخر اپنے حکم کے ذریعے چیف انجینئر/گیریشن انجینئر کو جواب دہندہ نمبر 1 کے حق میں مزید شرط کے ساتھ روپے کی ادائیگی کرنے کے ہدایت کرتی ہے کہ جواب دہندہ نمبر 1 ایک عہد نامہ پیش کرے گا کہ اگر ثالثی ٹریبونل اپیل کنندہ کو معاوضہ دینے کے لیے کوئی ہدایت دیتا ہے تو جواب دہندہ نمبر 1 مذکورہ ثالثی ٹریبونل کی طرف سے ہدایت کردہ انداز میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ایسا کرے گا۔ یہ عدالت کا یہ حکم ہے جس کے نیچے اس اپیل میں چیلنج کا موضوع ہے۔

3. فریقین کے ماہر وکیل کو سننے اور ریکارڈ پر غور کرنے کے بعد، ایکٹ کے دفعہ 9 کی دفعات کا تعین کرنا ضروری ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:-

“9. عدالت کی طرف سے عبوری اقدامات وغیرہ۔

کوئی فریق ثالثی کی کارروائی سے پہلے یا اس کے دوران یا ثالثی ایوارڈ دینے کے بعد کسی بھی وقت عدالت میں درخواست دے سکتا ہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ عدالت کا ڈگری بن جائے، عدالت میں درخواست دے سکتا ہے۔

(i) ثالثی کی کارروائی کے مقاصد کے لیے نابالغ یا فا ترالعقل شخص کے لیے سرپرست کی تقرری کے لیے، یا

(ii) مندرجہ ذیل میں سے کسی بھی معاملے کے سلسلے میں تحفظ کے عبوری اقدام کے لیے، یعنی:-

(a) کسی بھی سامان کا تحفظ، عبوری تحویل یا فروخت جو ثالثی معاہدے کا موضوع ہے۔

(b) ثالثی میں تنازعہ کی رقم کو محفوظ بنانا؛

(c) کسی ایسی جائیداد یا چیز کی حراست، تحفظ یا معائنہ جو تنازعہ اور ثالثی کا موضوع ہے، یا جس کے بارے میں اس میں کوئی سوال پیدا ہو سکتا ہے اور مذکورہ بالا مقاصد میں سے کسی کے لیے کسی شخص کو کسی فریق کے قبضے میں موجود کسی زمین یا عمارت میں داخل ہونے کا اختیار دینا، یا کسی نمونے لینے یا کوئی مشاہدہ کرنے یا تجربہ کرنے کا اختیار دینا، جو مکمل معلومات یا ثبوت حاصل کرنے کے مقصد سے ضروری یا قرین مصلحت ہو۔

(d) عبوری حکم امتناعی یا وصول کنندہ کی تقرری؛

(e) تحفظ کا ایسا دیگر عبوری اقدام جو عدالت کو منصفانہ اور آسان معلوم ہو، اور عدالت کو حکم امتناعی دینے کے لیے وہی اختیار حاصل ہو گا جو اس کے سامنے کسی کارروائی کے مقصد اور اس کے سلسلے میں ہے۔

4. ایکٹ کی دفعہ 9 کے سادہ مطالعہ سے یہ واضح ہے کہ ثالثی معاہدے کا ایک فریق ثالثی کی کارروائی سے پہلے یا اس کے دوران یا ثالثی ایوارڈ کے بعد کسی بھی وقت لیکن اس سے پہلے کہ یہ عدالت کا حکم نامہ بنے، عبوری تحفظ کے اقدام کے لیے عدالت سے رجوع کر سکتا ہے۔ تاہم، جب ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت درخواست ثالثی کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے دائر کی جاتی ہے، تو درخواست گزار کی جانب سے فوری مستقبل میں ثالثی کی کارروائی کا سہارا لینے کے لیے واضح ارادہ ہونا ضروری ہے، اگر ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت درخواست پیش کرنے کے وقت ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت کارروائی پہلے ہی شروع نہیں ہوئی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت درخواست دائر کرنے سے پہلے مخالف فریق کو ثالثی کی شق کی نشاندہی کرنے والا نوٹس جاری کیا جائے اور فریق ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت متوقع نوٹس جاری کرنے سے پہلے بھی فوری عبوری اقدام کے لیے عدالت سے رجوع کرنے میں حق بجانب ہو سکتا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 9 میں کی گئی دفعات جو متاثرہ فریق کو ثالثی کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے بھی درخواست دائر کرنے کی اجازت دیتی ہیں، اس مقصد کے ساتھ ہے کہ بعض اوقات دی گئی صورتحال میں ثالثی کے موضوع کو محفوظ رکھنے کے لیے فوری اقدامات کی ضرورت پڑ سکتی ہے، یہاں تک کہ اس سے پہلے کہ فریق ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت ثالثی کی کارروائی شروع کرنے کے لیے اقدامات کرے۔ اس نکتے پر قانون کو عدالت عظمیٰ نے سندرم فنانس لمیٹڈ بنام این ای پی سی انڈیا لمیٹڈ؛ 1999 (2) ایس سی سی 479 کے معاملے میں خلاصہ کیا تھا۔ فیصلے کے پیرا گراف نمبر 19 میں سپریم کورٹ نے اس طرح نتیجہ اخذ کیا:

"19. جب کوئی فریق 1996 کے ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت درخواست دیتا ہے تو یہ مضمحل ہوتا ہے کہ وہ قبول کرتا ہے کہ ایک حتمی اور پابند ثالثی قرار داد موجود ہے۔ یہ بھی مضمحل ہے کہ ایک تنازعہ پیدا ہوا ہو گا جو ثالثی ٹریبونل کے حوالے ہے۔ دفعہ 9 فریقین کے درمیان ہونے والی ثالثی کی کارروائی پر مزید غور کرتا ہے۔ لہذا، مسٹر سبرا منیم کو یہ پیش کرنے کا حق ہے کہ جب ثالثی کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے دفعہ 9 کے تحت درخواست دائر کی جاتی ہے تو درخواست گزار کی طرف سے ثالثی کی کارروائی کا سہارا لینے کا واضح ارادہ ہونا چاہیے، اگر اس وقت جب دفعہ 9 کے تحت درخواست دائر کی جاتی ہے، 1996 کے ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت کارروائی شروع نہیں ہوئی ہے۔ دفعہ 9 میں پائے جانے والے "ثالثی کی کارروائی سے پہلے یا اس کے دوران" کے الفاظ کو مکمل اثر دینے کے لیے یہ ضروری نہیں ہو گا کہ دفعہ 9 کے تحت درخواست دائر کرنے سے پہلے مخالف فریق کو ثالثی کی شق کا نوٹس جاری کیا جائے۔ نوٹس جاری کرنا، کسی دیئے گئے معاملے میں، تنازعہ کو ثالثی ٹریبونل کو بھیجنے کے واضح ارادے کو قائم کرنے کے لیے کافی ہو سکتا ہے، لیکن ایسی صورت حال اس بات کا مطالبہ کر سکتی ہے کہ کوئی فریق مذکورہ ایکٹ کے دفعہ 21 کے تحت زیر غور نوٹس جاری کرنے سے پہلے ہی دفعہ 9 کے تحت عبوری اقدام کے لیے درخواست دینے کا انتخاب کر سکتا ہے۔ اگر کوئی درخواست اس طرح کی جاتی ہے تو عدالت کو پہلے مطمئن ہونا پڑے گا کہ ثالثی کا ایک درست قرار داد موجود ہے اور درخواست گزار تنازعہ کو ثالثی میں لے جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ایک بار جب یہ مطمئن ہو جائے تو عدالت کے پاس دفعہ 9 کے تحت ایسے عبوری تحفظ کے احکامات جاری کرنے کا دائرہ اختیار ہو گا جس کی حقائق اور حالات ضمانت دیتے ہیں۔ اس طرح کا حکم منظور کرتے وقت اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ثالثی کی کارروائی شروع کرنے کے لیے موثر اقدامات کیے گئے ہیں، عدالت دفعہ 9 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے درخواست گزار کو ایسی شرائط پر رکھنے کے لیے مشروط حکم جاری کر سکتی ہے جو اسے مناسب لگے تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ درخواست گزار ثالثی کی کارروائی شروع کرنے کے لیے موثر اقدامات کر رہا ہے۔ تاہم، جو بات واضح ہے وہ یہ ہے کہ عدالت کو دفعہ 9 کے تحت درخواست پر کارروائی کرنے سے صرف اس وجہ سے منع نہیں کیا گیا ہے کہ 1996 کے ایکٹ کے دفعہ 21 کے تحت کوئی نوٹس جاری نہیں کیا گیا ہے۔

5. سندرم فینانس لمیٹڈ (اوپر) میں طے شدہ قانون کا نوٹس لیتے ہوئے، عدالت عظمیٰ نے فرم اشوک ٹریڈرز و دیگر بنام گروکھ داس سلو جا اور دیگر کے معاملے میں دیے گئے فیصلے کے پیرا گراف 17 میں؛ 2004 (3) ایس سی سی 155 نے قانون کو مزید تفصیل سے بیان کیا:-

"17. دو اور عوامل ہیں جو ہمارے ساتھ بہت زیادہ وزن رکھتے ہیں اور جن کو ہم ریکارڈ کرنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ اس عدالت کے ذریعے میسرز سندرم فینانس لمیٹڈ میں مقرر کردہ قانون کے مطابق ثالثی کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے ہی دفعہ 9 کے تحت عبوری راحت کی درخواست قابل قبول ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ میسرز سندرم فینانس لمیٹڈ میں خود عدالت نے کہا ہے کہ -

"یہ سچ ہے کہ جب دفعہ 9 کے تحت کوئی درخواست ثالثی کی کارروائی کے آغاز سے پہلے دائر کی جاتی ہے تو درخواست گزار کی طرف سے ثالثی کی کارروائی کا سہارا لینے کا واضح ارادہ ہونا چاہیے۔

توضیح 9 ثالثی کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے عدالت میں درخواست دائر کرنے کی اجازت دیتی ہے لیکن شق اس بات کا کوئی اشارہ نہیں دیتی کہ اس سے پہلے کتنی رقم تھی۔ لفظ 'پہلے' کا مطلب دیگر باتوں کے ساتھ، آگے؛ موجودگی یا نظر میں؛ غور یا ادراک کے تحت ہے۔ 'پہلے' کی اصطلاح کے استعمال سے ایک دوسرے سے جڑے رہنے کی کوشش کرنے والے دونوں واقعات میں واقع کے حوالے سے تعلقات کی قربت ہونی چاہیے؛ بعد میں ہونے والا واقعہ پچھلے واقعے کے قریب قریب یا 'نظر کے اندر' یقین کے طور پر ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دفعہ 9 کی درخواست کرنے والے فریق نے اصل میں ثالثی کی کارروائی شروع نہ کی ہو لیکن اسے عدالت کو مطمئن کرنے کے قابل ہونا چاہیے کہ ثالثی کی کارروائی اصل میں زیر غور ہے یا ظاہر طور پر ارادہ کی گئی ہے (جیسا کہ میسرز سندرم فینانس لمیٹڈ نے کہا ہے) اور مثبت طور پر مناسب وقت کے اندر شروع ہونے والی ہے۔ معقول وقت کیا ہے اس کا انحصار ہر معاملے کے حقائق اور حالات پر ہوگا اور مانگی گئی عبوری راحت کی نوعیت خود اس کا اشارہ دے گی۔ وقت کا فاصلہ ایسا نہیں ہونا چاہیے جو ان دو واقعات کے درمیان تعلق کی قربت کو تباہ کرے جس کے درمیان یہ موجود ہے اور گزر جاتا ہے۔ ماڈل قانون اور یو این سی آئی ٹی آر اے ایل قواعد کی روشنی میں پڑھے جانے والے دفعہ 9 کو نافذ کرنے کا مقصد 'تحفظ کے عبوری اقدامات' فراہم کرنا ہے۔ عدالت کی طرف سے منظور کردہ حکم 'تحفظ کا ایک عبوری اقدام' بیان محاورہ میں آنا چاہیے جو کہ ہر وقت یا مستقل تحفظ سے ممتاز ہے۔

6. جیسا کہ عدالت عظمیٰ کے ساتھ ساتھ مختلف عدالت عالیہ کے فیصلوں کی ایک لمبی لائن سے دیکھا جاتا ہے، فریقین عام طور پر تنازعہ کی رقم کو حاصل کرنے اور جائیداد کی علیحدگی یا کھپت کو روکنے کے لیے عدالتوں سے رجوع کرتے ہیں اور عدالت کے اختیارات کا ذریعہ

عبوری اقدام کے ذریعے حکم دینا صرف ایکٹ کے دفعہ 9 میں ہے۔ ایکٹ کے کورٹ ڈی ہارس (Court de hors) دفعہ 9 میں کوئی آزاد اختیار نہیں ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 9(ii)(b) کے تحت، عدالت میں درخواست دینے والی فریق ثالثی میں تنازعہ کی رقم حاصل کر کے اپنے مالی مفاد کی حفاظت کی کوشش کر سکتی ہے اور دفعہ 9(ii)(c) کے تحت کوئی فریق عبوری اقدام کے لیے درخواست کر سکتا ہے جس سے اسے جائیداد پر علامتی قبضہ کرنے کی اجازت ملے۔ بظاہر ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت عدالت کی طرف سے عبوری ریلیف دینے کے لیے ایکٹ کے تحت کوئی معیارات مقرر نہیں ہیں۔ عدالت ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت درخواست پر غور کرتے ہوئے مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 39 اور آرڈر 38 میں طے شدہ معیارات کا اطلاق کرے گی۔ عبوری ریلیف کی گرانٹ کوریگولیٹ کرنے کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی میں طے شدہ معیارات ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت کارروائی پر لاگو نہیں ہو سکتے ہیں لیکن بنیادی اصولوں کا اطلاق عدالتوں کے ذریعے ثالثی کے موضوع کے تحفظ کے لیے عبوری احکامات جاری کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 9 کے لحاظ سے عبوری اقدام کرنے کے لیے عدالت کو دیے گئے اختیارات ہر قسم کے تحفظ کے عبوری اقدامات کو سمجھنے کے لیے کافی وسیع ہیں جو عدالت کو منصفانہ اور آسان معلوم ہو سکتے ہیں۔ ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت مجموعہ ضابطہ دیوانی کی توضیح اطلاق کی ڈگری ارونڈ کنسٹرکشن بنام (6) ایس سی سی 798 کے معاملے میں عدالت عظمیٰ کے سامنے زیر غور آئی۔ فیصلے کے پیرا گراف 15 میں جس میں عدالت عظمیٰ نے اپنے نقطہ نظر کا اشارہ کیا، تاہم، پہلی نظر میں، کہ ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت طاقت کا استعمال عبوری حکم امتناع اور عبوری تحفظ کے دیگر احکامات یا وصول کنندہ کی تقرری کو کنٹ قاعدہ کرنے والے اچھی طرح سے تسلیم شدہ اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے، قابل ذکر ہے۔ فیصلے کے پیرا گراف 15 کو دوبارہ پیش کرنا مناسب ہو گا جس میں کہا گیا ہے:-

"15- یہ دلیل کہ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت اختیار مخصوص ریلیف ایکٹ سے آزاد ہے یا یہ کہ مخصوص ریلیف ایکٹ کی طرف سے عائد کردہ پابندیاں ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت اختیار کے استعمال کو کنٹ قاعدہ نہیں کر سکتیں، بظاہر قبول نہیں کیا جاسکتا۔ اس سلسلے میں فرم اشوک ٹریڈرز اور دیگران بنام گر مکھ داس سالو جا اور دیگران [3 ایس سی سی 155 (2004)] پر انحصار بھی زیادہ مددگار نہیں ہے، چونکہ اس عدالت نے اس معاملے میں اس سوال کا حتمی جواب نہیں دیا لیکن بظاہر محسوس کیا کہ شراکت داری ایکٹ کی دفعہ 69(3) پر مبنی اعتراض ثالثی معاہدے کے کسی فریق کے ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت عدالت سے رجوع کرنے میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ دفعہ 9 کے تحت اختیار ڈسٹرکٹ کورٹ کو تفویض کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایکٹ کی طرف سے کوئی خاص طریقہ کار تجویز نہیں کیا گیا ہے۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت درخواست کی سماعت کرنے والی عدالت کو احکامات جاری کرنے کا وہی اختیار حاصل ہو گا جیسا کہ اسے اپنے سامنے کسی بھی کارروائی کے مقصد اور اس کے سلسلے

میں حاصل ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ عمومی قواعد جو عدالت کو ابتدائی مرحلے پر عبوری حکم امتناعی کی منظوری پر غور کرتے وقت لاگو ہوتے تھے، وہ یہاں تک کہ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت درخواست پر کارروائی کرتے وقت بھی متوجہ ہوتے ہیں۔ یہ اصول بھی موجود ہے کہ جب کسی خاص قانون کے تحت کوئی اختیار تفویض کیا جاتا ہے اور اسے ملک کی ایک عام عدالت کو تفویض کیا جاتا ہے، اس اختیار کے استعمال کے لیے کوئی خاص شرط طے کیے بغیر، اس عدالت کے طریقہ کار کے عمومی قواعد لاگو ہوں گے۔ ایکٹ بظاہر مخصوص ریلیف ایکٹ کے دفعات کو غور سے خارج کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ بلاشبہ، یہ رائے کہ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت اختیار کا استعمال مخصوص ریلیف ایکٹ کے زیر کنتقاعد ہنیں ہے، مدھیہ پردیش عدالت عالیہ نے اختیار کی ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت اختیار ضابطہ دیوانی کی دفعہ XVIII قاعدہ 5 کے زیر کنتقاعد ہنیں ہے، یہ بمبئی عدالت عالیہ کی رائے ہے۔ لیکن یہ فیصلے کس حد تک درست ہیں، اس پر مناسب معاملے میں غور کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کہنا کافی ہو گا کہ اس معاملے میں پیش کی گئی گزارشات کی بنیاد پر، ہم اس سوال کا حتمی جواب دینے پر مائل نہیں ہیں۔ لیکن، ہم یہ اشارہ کر سکتے ہیں کہ ہم بظاہر اس رائے کی طرف مائل ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت اختیار کا استعمال عبوری حکم امتناعی کی منظوری اور عبوری تحفظ کے دیگر احکامات یا وصول کنندہ کے تقرر کو کنتقاعد ہونے والے اچھی طرح سے تسلیم شدہ اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے۔"

7. اسی سال مذکورہ مسئلہ ادھونک اسٹیلز لمیٹڈ بنام اڑیسہ مینگینز اور منرلز (پی) لمیٹڈ؛ 2007 (7) ایس سی سی 125 کے معاملے میں عدالت عظمیٰ کے سامنے بحث کا موضوع بن گیا۔ مذکورہ کیس میں عدالت عظمیٰ کی رائے تھی کہ "دفعہ 9 کے تحت عبوری راحت دیتے وقت مجموعہ ضابطہ دیوانی کے معروف قواعد کو ذہن میں رکھنا ہو گا"۔ تین بنیادی اصول جو کہ (1) پہلی نظر میں؛ (2) سہولت کا توازن؛ اور (3) ناقابل تلافی چوٹ، کو ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت عبوری تحفظ فراہم کرتے وقت ذہن میں رکھنا ہو گا، مذکورہ معاملے میں عدالت عظمیٰ کی طرف سے کیا گیا مشاہدہ تھا۔ عدالت عظمیٰ نے مذکورہ فیصلے کے پیرا گراف نمبر 16 میں جو کچھ کہا تھا وہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے:-

16. "حکم امتناعی مخصوص ریلیف کی ایک قسم ہے۔ یہ عدالت کا ایک حکم ہے جس میں کسی فریق سے تقاضا کیا جاتا ہے

یا تو کوئی مخصوص عمل یا عمل کرنے کے لیے یا کوئی مخصوص عمل یا عمل کرنے سے باز رہنے کے لیے یا تو ایک محدود مدت کے لیے یا وقت کی کوئی حد مقرر کیے بغیر۔ معاہدے کی خلاف ورزی کے سلسلے میں، اس جواب دہندہ کے خلاف مناسب علاج جو معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرتا ہے، یا تو ہر جانہ ہے یا مخصوص ریلیف۔

مخصوص ریلیف کی دو اہم اقسام ہیں، مخصوص کارکردگی کا حکم اور حکم امتناعی (حکم امتناعی پر ڈیوڈ بین دیکھیں)۔ مخصوص ریلیف ایکٹ، 1963 کا مقصد "مخصوص ریلیف کی بعض اقسام سے متعلق قانون کی تعریف اور ترمیم کرنے کا ایک

ایکٹ "بنانا تھا۔ مخصوص ریلیف عین شے میں ریلیف ہے۔ یہ ایک ایسا علاج ہے جس کا مقصد کسی ذمہ داری کی عین تکمیل ہے۔ مخصوص ریلیف پر اپنے ٹیگور لاء لیکچرز میں ڈاکٹر بنرجی کے مطابق، کسی فرض کی عدم ادائیگی کا علاج یہ ہیں:

(1) معاوضہ، (2) مخصوص۔ اول الذکر میں، عدالت ذمہ داری کی خلاف ورزی پر ہر جانہ عطا کرتی ہے۔ مؤخر الذکر میں، یہ قصور وار فریق کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ وہی کام کرے یا کرنے سے باز رہے، جو وہ کرنے یا کرنے سے باز رہنے کا پابند ہے۔ مخصوص ریلیف کا قانون، اپنی ذات میں، قانون کے طریقہ کار کا ایک حصہ کہا جاتا ہے، کیونکہ، مخصوص ریلیف عدالتی تلافی کی ایک شکل ہے۔ اس طرح، مخصوص ریلیف ایکٹ، 1963 کا مقصد دیوانی عدالتوں میں حاصل کیے جانے والے مخصوص ریلیف کی بعض اقسام سے متعلق قانون کی تعریف اور ترمیم کرنا ہے۔ یہ معاوضے کے ریلیف سے منسلک علاج سے متعلق نہیں ہے، سوائے ضمنی طور پر اور محدود حد تک۔ حکم امتناعی کے ریلیف کا حق مخصوص ریلیف ایکٹ کے حصہ III میں موجود ہے۔ دفعہ 36 میں یہ فراہم کیا گیا ہے کہ احتیاطی ریلیف عدالت کی صوابدید پر حکم امتناعی عارضی یا دائمی کے ذریعے دی جاسکتی ہے۔ دفعہ 38 بتاتی ہے کہ دائمی حکم امتناعی کب جاری کیے جاتے ہیں اور دفعہ 39 بتاتی ہے کہ لازمی حکم امتناعی کب جاری کیے جاتے ہیں۔ دفعہ 40 میں یہ فراہم کیا گیا ہے کہ ہر جانہ یا تو حکم امتناعی کے بدلے یا اس کے علاوہ عطا کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ 41 ان حالات کے بارے میں بتاتی ہے جب حکم امتناعی جاری نہیں کیا جاسکتا۔ دفعہ 42، دفعہ 41 میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، خاص طور پر شق (ھ) جس میں یہ فراہم کیا گیا ہے کہ کسی ایسے معاہدے کی خلاف ورزی کو روکنے کے لیے کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کیا جاسکتا جس کی کارکردگی کو خاص طور پر نافذ نہیں کیا جائے گا، ایک منفی عہد کی تعمیل کے لیے حکم امتناعی جاری کرنا اس قابل بناتی ہے۔ اس طرح، مخصوص ریلیف کے ذریعے حکم امتناعی جاری کرنے کا اختیار مخصوص ریلیف ایکٹ، 1963 کے تحت آتا ہے۔"

8. مذکورہ بالا مشاہدات عدالت عظمیٰ کی طرف سے ایکٹ کی دفعہ 9 کی دفعات کا نوٹس لیتے ہوئے کیے گئے "عدالت کو حکم دینے کا وہی اختیار حاصل ہو گا جو اس کے سامنے کسی بھی کارروائی کے مقصد اور اس کے سلسلے میں ہے۔" مذکورہ فیصلے کے پیرا گراف نمبر 11 میں عدالت عظمیٰ کے ذریعے کیے گئے مشاہدات قابل توجہ ہیں:-

"11. یہ سچ ہے کہ ایکٹ کا دفعہ 9 کسی بھی سامان کے تحفظ، عبوری تحویل یا فروخت کے لیے حکم منظور کرنے والے عبوری اقدام کے ذریعے عدالت کے بارے میں بات کرتا ہے، جو ثالثی قرارداد کا موضوع ہے اور اس طرح کے تحفظ کا عبوری اقدام جو عدالت کو منصفانہ اور آسان معلوم ہو۔ عبوری ممنوعہ توضیح امتناعی یا عبوری توضیح امتناعی تاکید نامے

کی منظوری معروف قواعد کے تحت ہوتی ہے اور یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ قانون ساز نے ایکٹ کے دفعہ 9 کو نافذ کرتے ہوئے ایک ایسی شق بنانے کا ارادہ کیا تھا جو ان قبول شدہ اصولوں پر مشتمل تھی جو عبوری توضیح امتناعی نامے کی منظوری کو کنٹ قاعدہ کرتے تھے۔ وصول کنندہ کی تقرری کے حوالے سے بھی یہی موقف ہے کیونکہ دفعہ خود ہی تحفظ کے کسی بھی عبوری اقدام کو منظور کرنے کی بات کرتے ہوئے 'منصفانہ اور آسان' کا تصور لاتا ہے۔ دفعہ کے اختتامی الفاظ، "اور عدالت کو حکم دینے کے لیے وہی اختیار حاصل ہو گا جو اس کے پاس اس مقصد کے لیے اور اس کے سامنے کسی بھی کارروائی کے سلسلے میں ہے" یہ بھی تجویز کرتے ہیں کہ عبوری احکامات کی منظوری میں عدالت کو چلانے والے عام قوانین کو توضیح ذریعے ختم کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی ہے۔ مزید برآں، جب کسی فریق کو اس سلسلے میں کوئی خصوصی طریقہ کار یا خصوصی قواعد فراہم کیے بغیر ملک کی عام عدالت سے رجوع کرنے کا حق دیا جاتا ہے، تو اس عدالت کے ذریعے اپنائے جانے والے عام قواعد ایکٹ کے ذریعے تفویض کردہ اختیارات کے استعمال کو کنٹ قاعدہ کریں گے۔ اس بنیاد پر بھی، ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت عبوری اقدامات منظور کرتے وقت سہولت کے توازن، پہلی نظر میں کیس، ناقابل تلافی چوٹ اور منصفانہ اور آسان کے تصور کو باہر رکھنا ممکن نہیں ہے۔

9. ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت عبوری ریلیف دینے کے لیے عدالت کے دائرہ اختیار کے دائرہ کار پر عدالت عظمیٰ اور مختلف عدالت عالی کے مختلف فیصلوں کو محض پڑھنے سے استدلال کی دلائل سائنس سامنے آتی ہیں:- ایک خصوصی نقطہ نظر اور جامع نقطہ نظر۔ استدلال کی سابقہ لائن تجویز کرے گی کہ ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت فراہم کردہ ریلیف کی گرانٹ کو شکست دینے کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی میں دفعات کی سختی کو نافذ نہیں کیا جاسکتا۔ جبکہ بعد میں استدلال یہ تشکیل دیتا ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت کارروائی کو عبوری حکم امتناعی یا تحفظ کے عبوری اقدام کی منظوری کے معاملے میں مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 38 قاعدہ 5 اور آرڈر 39 قاعدہ 1 اور 2 کی دفعات کے ذریعے منظم اور رہنمائی کی جانی ہے۔ لیکن، اگر ہم مجموعی طور پر ایکٹ کے دفعہ 9 کو احتیاط سے دیکھتے ہیں، تو یہ فرض کرنے کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا ہے کہ عبوری اقدام کی منظوری کے لیے عدالت کو دیئے گئے اختیارات مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات جیسے آرڈر 40 قاعدہ 1 وصول کنندہ کی تقرری کے معاملے میں اور آرڈر 39 قاعدہ 1 اور 2 عبوری حکم امتناعی کے معاملے میں یا آرڈر 38 قاعدہ 5 فیصلے سے پہلے ضمیمہ کے حکم امتناعی سے ملتے جلتے اجزائے مات کے لیے محدود یا محدود ہیں۔ یہ شق وسیع پیمانے پر ہے اور ثالثی معاہدے کے کسی بھی سامان کے تحفظ، عبوری توضیح یا فروخت کے سلسلے میں تحفظ کے عبوری اقدام کی منظوری کے لیے عدالت کو اختیار سونپی جاتی ہے۔ ثالثی میں تنازعہ کی رقم کو محفوظ بنانا؛ تنازعہ اور ثالثی کے معاملے کی جائیداد کی حراست، تحفظ اور معائنہ؛ عبوری حکم امتناعی یا وصول کنندہ کی

تقرری۔ یہ تحفظ کے ایسے دیگر عبوری اقدام کا حکم دینے کا بھی اختیار دیتا ہے جو عدالت کو منصفانہ اور آسان معلوم ہو۔ اس طرح ایکٹ کے دفعہ 9(ii)(e) میں فراہم کیا گیا ہے۔ بلاشبہ، ایکٹ کے دفعہ 9 کے ذیلی دفعہ (e) کو ایکٹ کے دفعہ 9 کے ذیلی دفعہ (ii) کی دیگر شقوں کے ساتھ پڑھنے کی ضرورت ہے۔

10. تحفظ کا عبوری اقدام جس کا حکم عدالت دے سکتی ہے وہ ایسا ہونا چاہیے جو فہرست کی حفاظت اور مخالف فریق کی جانب سے ثالثی کی کارروائی کو ناکام بنانے کی کوشش کو ناکام بنانے کے لیے ضروری ہو۔ اس طرح کا تحفظ دیتے وقت عدالت کو وہی اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو اسے اپنے سامنے کی کسی بھی کارروائی کے مقصد اور اس کے سلسلے میں احکامات دینے کے لیے حاصل ہوتے ہیں۔ ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت استعمال کیے جانے والے اختیارات عدالت کے ذریعے ہیں جیسا کہ ایکٹ کے ذیلی دفعہ 2(e) میں بیان کیا گیا ہے۔ "عدالت" سے مراد کسی ضلع میں اصل دائرہ اختیار کی پرنسپل عدالت ہے اور اس میں عدالت عالیہ بھی شامل ہے جو اپنے غیر معمولی ابتدائی دیوانی اختیار سماعت کا استعمال کرتی ہے، جس کے پاس ثالثی کے موضوع کو تشکیل دینے والے سوالات کا فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار ہے اگر وہ مقدمہ وغیرہ کا موضوع رہا ہو۔ ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت طاقت کا استعمال کرنے والی عدالت بلاشبہ سول دائرہ اختیار کی عدالت ہے اور اس لیے اسے جموں و کشمیر کے مخصوص ریلیف ایکٹ، مجموعہ ضابطہ دیوانی وغیرہ کے تحت حکم دینے کا اختیار حاصل ہے۔

11. مذکورہ بحث سے درج ذیل نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں:-

(i) ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت درخواست، دیگر باتوں کے ساتھ، ایکٹ کے دفعہ 21 کے لحاظ سے ثالثی کی کارروائی کے اصل آغاز سے پہلے کی جاسکتی ہے۔

(ii) جب اس طرح کی درخواست ایکٹ کے دفعہ 21 کے لحاظ سے ثالثی کی کارروائی کے اصل آغاز سے پہلے کی جاتی ہے، تو تحفظ وغیرہ کے عبوری اقدام کے لیے درخواست دینے والی فریق کو یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ درخواست گزار کی طرف سے ثالثی کی کارروائی کا سہارا لینے کا واضح ارادہ رہا ہے، اگر اس وقت جب ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت درخواست دائر کی گئی ہے، تو ایکٹ کے دفعہ 21 کے لحاظ سے ثالثی کی کارروائی شروع نہیں ہوئی ہے۔ اس طرح کے واضح ارادے کو درخواست میں کیے گئے مثبت بیانات سے واضح کیا جاسکتا ہے جس کے بعد درخواست گزار کی طرف سے اس سلسلے میں موثر اقدامات کیے جاتے ہیں۔ اس طرح کے واضح ارادے کو درخواست گزار کے بعد کے طرز عمل سے بھی واضح ہونا چاہیے۔

(iii) ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت عدالت کو عبوری اقدامات کی منظوری کے معاملے میں وسیع اختیارات حاصل ہیں اور عدالت کو سوچنی

گئی ایسی طاقت مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 39 قاعدہ 5، آرڈر 39 قاعدہ 1 اور 2 کی دفعات کے ذریعے محدود، کنٹ قاعدہ یا محاصرے میں نہیں ہے۔ عدالت ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت درخواست کا فیصلہ کرتے وقت، تاہم، مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 39 قاعدہ 1 اور 2 میں تصور کردہ عبوری انجیکشن کی گرانٹ کو کنٹ قاعدہ کرنے والے عمومی اصولوں سے رہنمائی کرے گی جو کہ پہلی نظر میں، سہولت کا توازن اور ناقابل تلافی چوٹ ہے۔ اسی طرح وصول کنندہ کی تقرری کے ذریعے تحفظ کے عبوری اقدامات کی منظوری کے معاملے میں، عدالت کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 40 قاعدہ 1 میں طے شدہ عمومی اصولوں کی رہنمائی حاصل ہوگی۔ اسی طرح، جہاں تک حکم امتناع سے متعلق ہے، مخصوص ریلیف ایکٹ کی مختلف دفعات میں طے شدہ اصول بھی ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت عدالت کے ذریعے اختیارات کے استعمال کو منظم کرنے کے لیے ایک رہنما کے طور پر کام کریں گے۔

(iv) ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت اختیارات کا استعمال کرنے والی عدالت سول دائرہ اختیار کی عدالت ہے اور اسے عبوری احکامات دینے کے لیے وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو اسے اپنے سامنے کی کسی بھی کارروائی کے مقاصد اور اس کے سلسلے میں حاصل ہیں۔ اس طرح کے اختیارات میں آرڈر 40 قاعدہ 1 سی پی سی کے تحت وصول کنندہ مقرر کرنے کے اختیارات، آرڈر 38 قاعدہ 5 کے تحت فیصلے سے پہلے جائیداد کو براہ راست منسلک کرنے کا اختیار اور آرڈر 39 قاعدہ 1 اور 2 وغیرہ کے لحاظ سے فہرست کے موضوع کے تحفظ کے لیے عبوری حکم دینے کا اختیار شامل ہوں گے۔

12. مذکورہ قانونی حیثیت کے پس منظر میں، فوری کیس کے حقائق کی جانچ پڑتال کی ضرورت ہے۔ کم از کم اس اپیل کو نمٹانے کے مقصد کے لیے، اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت عدالت کے سامنے درخواست کے برقرار رکھنے کا مسئلہ اس بنیاد پر نہیں اٹھایا ہے کہ فریقین کے درمیان کوئی ثالثی قرارداد نہیں تھا جو عدالت کے اس طرح کے اختیار کو استعمال کرنے کے لیے غیر ضروری ہو۔

13. اس معاملے پر دونوں فریقوں نے قابلیت پر بحث کی۔ اس سے پہلے کہ میں فریقین کے لیے ماہر وکیل کے تنازعات سے نمٹنے کے لیے آگے بڑھوں، خاص طور پر ایکٹ کی دفعہ 37 کے تحت اپیل کے اختیار کو استعمال کرنے میں اس عدالت کی مداخلت کے دائرہ کار پر وضاحت کرنا مناسب ہوگا۔ اپیل کا دائرہ کار، جیسا کہ ایکٹ کے سیکشن 37 کو محض پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے، وہی ہے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 39 قاعدہ 1 اور 2 کے تحت اس کے ماتحت دیوانی عدالت (civil court) کے ذریعے منظور کردہ عبوری حکم کے خلاف متفرق اپیل کی سماعت کرنے والی عدالت کا دائرہ کار ہے۔

14. بلاشبہ، ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت عدالت کی طرف سے منظور کردہ حکم صوابدیدی راحت کے دائرے میں آتا ہے اور اپیلٹ کورٹ اس معاملے میں اپنے نقطہ نظر کو محض اس بنیاد پر تبدیل نہیں کرے گی کہ اس کی رائے میں کیس کے حقائق ایک مختلف نتیجے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جب تک ٹرائل کورٹ کا نظریہ ایک ممکنہ نظریہ ہے اور یہ کسی بدینتی کا شکار نہیں ہے، اپیلٹ کورٹ مداخلت کرنے سے گریزاں ہوگی۔ وینڈر لمیٹڈ بنام اینڈو کس بھارت (پی) لمیٹڈ؛ 1990 (سپلیمنٹری) ایس سی سی 727 کے معاملے میں عدالت عظمیٰ نے قانون کی پوزیشن کا اعلان کیا تھا۔ فیصلے کا پیرا گراف نمبر 14 اس طرح پڑھتا ہے:-

"14. ڈویژن بنچ کے سامنے اپیلیں سنگل جج کے صوابدیدی کے استعمال کے خلاف تھیں۔ اس طرح کی اپیلوں میں، اپیلٹ عدالت پہلی بار عدالت کی صوابدید کے استعمال میں مداخلت نہیں کرے گی اور اپنی صوابدید کو تبدیل نہیں کرے گی سوائے اس کے کہ جہاں صوابدید کو من مانی طور پر استعمال کیا گیا ہو، یا موجدی طور پر یا بدینتی سے یا جہاں عدالت نے قانون کے طے شدہ اصولوں کو نظر انداز کیا ہو جو عبوری احکامات کی منظوری یا انکار کو منظم کرتے ہیں۔ صوابدید کے استعمال کے خلاف اپیل کو اصولی طور پر اپیل کہا جاتا ہے۔ اپیلٹ عدالت مواد کا از سر نو جائزہ نہیں لے گی اور اس نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرے گی جو نیچے دی گئی عدالت کے نتیجے سے مختلف ہے اگر اس عدالت کی طرف سے پہنچا گیا مواد معقول حد تک ممکن تھا۔ اپیلٹ عدالت عام طور پر صرف اس بنیاد پر اپیل کے تحت صوابدیدی کے استعمال میں مداخلت کرنا جائز نہیں ہوگا کہ اگر اس نے مقدمے کی سماعت کے مرحلے پر اس معاملے پر غور کیا ہو تا تو وہ اس کے برعکس نتیجہ اخذ کرتی۔ اگر ٹرائل کورٹ کے ذریعے صوابدید کا معقول اور عدالتی انداز میں استعمال کیا گیا ہے تو یہ حقیقت کہ اپیلٹ کورٹ نے مختلف نظریہ اختیار کیا ہوگا، ٹرائل کورٹ کے صوابدید کے استعمال میں مداخلت کا جواز نہیں دے سکتی۔ ان اصولوں کا حوالہ دینے کے بعد، پرنٹرز (میسور) نجی لمیٹڈ بنام پوتن جوزف میں جج گجندر گڈ کر: (ایس سی آر 721)۔

“..... یہ اصول اچھی طرح سے قائم ہیں، لیکن جیسا کہ ویسکاؤنٹ سائمن نے چارلس او سینٹن اور کمپنی بنام جھانٹن..... میں مشاہدہ کیا ہے۔ نیچے دیے گئے جج کے ذریعے اپنی صوابدید کے استعمال میں دیے گئے حکم کی اپیل کی عدالت کے ذریعے واپسی کے بارے میں قانون اچھی طرح سے قائم ہے، اور جو بھی مشکل پیدا ہوتی ہے وہ صرف ایک انفرادی معاملے میں اچھی طرح سے طے شدہ اصولوں کے اطلاق کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ اپیل کا فیصلہ اس اصول سے موخر نہیں ہوتا ہے۔"

15. محمد مہتاب خان اور دیگران بنام خوشنوما ابراہیم اور دیگران: 2013 (9) ایس سی سی 221، کے معاملے میں مذکورہ نقطہ نظر کا اعادہ کیا گیا۔ جواب دہندہ نمبر 1 کے ماہر وکیل نے اس پر سختی سے بھروسہ کیا۔ اگرچہ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت عدالت کی طرف سے دی گئی راحت صوابدیدی ہے اور نیچے دی گئی عدالت کی طرف سے صوابدیدی کے استعمال میں عام طور پر اپیلٹ عدالت کی طرف سے صرف اس بنیاد پر مداخلت نہیں کی جانی چاہیے کہ حقائق اور شواہد پر جو نیچے عدالت کے سامنے تھے، ایک اور نظریہ ممکن ہے۔ جب تک کہ عدالت کی طرف سے لیا گیا نظریہ متضاد نہیں ہے اور اس طرح کی صوابدید کے استعمال کے لیے مقرر کردہ عدالتی طور پر قائم کردہ اصولوں کے خلاف ہے، اپیلٹ عدالت کو مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔

16. "میں نے بعنایت اس حکم کا مطالعہ کیا ہے جس پر اعتراض کیا گیا ہے اور میری غور کردہ رائے میں، زیریں عدالت نے ریلیف دیتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا ہے، جو بظاہر ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت ریلیف دینے کے قائم شدہ اصولوں کے خلاف ہے۔ اس کے علاوہ، جس حکم پر اعتراض کیا گیا ہے وہ قانون اور حقائق میں سنگین کج روی کا شکار ہے۔ میں نے فریقین کے ان جواب دعوؤں کا مطالعہ کیا ہے جو زیریں عدالت میں دائر کیے گئے تھے، مجھے ریکارڈ پر کوئی ایسی تسلی بخش شہادت نہیں ملی جس سے یہ فرض کیا جاسکے کہ اپیل کنندہ نے 9,36,38,351/- روپے کی حد تک ذمہ داری تسلیم کی ہے جیسا کہ زیریں عدالت نے قرار دیا ہے۔ یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ عدالت ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت تفویض کردہ اپنے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے ثالثی ٹریبونل کے طور پر کام نہیں کر رہی تھی جس کے پاس فریقین کے اعتراف پر عبوری ایوارڈ جاری کرنے کا اختیار اور دائرہ اختیار ہو۔ کسی فریق کی ذمہ داری کی حد لازمی طور پر ثالثی کا موضوع ہوگی اور اسے ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت درخواست میں فیصلے کا موضوع نہیں بنایا جاسکتا۔ جواب دہندہ نمبر 1، جیسا کہ اس کی درخواست سے ظاہر ہے، نے عبوری تحفظ کے اقدام کے لیے زیریں عدالت سے رجوع کیا تھا تاکہ ثالثی کا موضوع بننے والی رقم کو ثالثی کی کارروائیوں کے انعقاد اور حتمی ہونے تک محفوظ کیا جاسکے۔ جواب دہندہ نمبر 1 کی جانب سے جو ریلیف طلب کیا گیا تھا وہ بنیادی طور پر اس ریلیف کے مشابہ تھا جو ضابطہ دیوانی کے حکم 38 قاعدہ 5 کے تحت دیوانی عدالت سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ ضابطہ دیوانی کے حکم 38 قاعدہ 5 کی سختی لفظی طور پر لاگو نہیں ہو سکتی، پھر بھی مذکورہ بالا دفعات کے بنیادی اصولوں کو اس طرح کے عبوری تحفظ کے اقدام کو منظور کرتے وقت ذہن میں رکھنا ہوگا۔"

17. "زیریں عدالت نے غالباً اس مفروضے پر کہ اپیل کنندہ نے 9,36,38,351/- روپے کی حد تک ذمہ داری تسلیم کر لی ہے، اور اس لیے، اپیل کنندہ کے آجر کو جواب دہندہ نمبر 1 کو براہ راست ادائیگی کرنے کی ہدایت کی، یہ کم از کم احساس کرتے ہوئے کہ اپیل کنندہ کا آجر نہ تو معاہدے کا فریق تھا اور نہ ہی جواب دہندہ نمبر 1 کی جانب سے ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت دائر کردہ درخواست میں فریق تھا۔"

18. بار بار پوچھے جانے پر، جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے تعلیم یافتہ وکیل درج ذیل عدالت کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر جواب میں خاص طور پر کسی بیان کی طرف اشارہ نہیں کر سکے تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ اپیل کنندہ نے جواب دہندہ نمبر 1 کی طرف 351,9,36,38/- روپے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ چاہے مفروضہ انکار اعتراف کے مترادف ہو گیا آیا جواب دہندہ نمبر 1 کی طرف سے انحصار کیا گیا مواصلات اور اپیل کنندہ کی طرف سے بہت خاص طور پر انکار نہیں کیا گیا ہے، وہ معاملات ہیں جن میں ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے اور اس طرح کے ثبوت صرف اس وقت پیش کیے جائیں گے جب ثالثی کی کارروائی شروع کی جائے گی اور فریقین کے درمیان تنازعہ کو حل کرنے کے لیے انجام دیا جائے گا۔ لہذا، زیریں عدالت نے ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت اختیارات کے استعمال پر غور نہیں کیا۔ زیریں عدالت نے قانون کے طے شدہ موقف کو بھی مد نظر نہیں رکھا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، کہ ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت عبوری اقدامات کے لیے عدالت سے رجوع کرنے والے فریق کو اپنی درخواست میں اس بات سے آگاہ ہونا چاہیے کہ اس کا ثالثی کی کارروائی کا سہارا لینے کا واضح ارادہ ہے اور اس طرح کا ارادہ اس کے ذریعے اٹھائے گئے یا لینے پر غور کرنے والے اقدامات سے واضح ہونا چاہیے جس میں اس کے بعد کے طرز عمل بھی شامل ہوں گے۔

19. تسلیم شدہ طور پر، اس سلسلے میں درخواست میں کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی یہ ظاہر کرنے کے لیے ریکارڈ پر کچھ لایا گیا ہے کہ جواب دہندہ نمبر 1 ثالثی کی کارروائی کا سہارا لینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت محض درخواست دائر کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ جواب دہندہ نمبر 1 ثالثی قرار داد کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اور اس لیے اس کا ثالثی کے لیے جانے کا واضح ارادہ ہے۔

20. ذیل میں عدالت کے سامنے ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت درخواست 04.10.2017 پر دائر کی گئی تھی اور اس معاملے کو محفوظ رکھنے کی تاریخ تک جواب دہندہ نمبر 1 نے ثالثی کی کارروائی کا سہارا لینے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا۔ صرف اس اسکو پر، جواب دہندہ نمبر 1 کی درخواست کو زیریں عدالت مسترد کر سکتی تھی۔

21. مذکورہ بالا کے پیش نظر، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اعتراض شدہ حکم کسی بدینتی کا شکار نہیں ہے اور صوابدید کے استعمال میں منظور کیا گیا ہے جس میں اپیلٹ عدالت کی طرف سے کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے۔ پہلی نظر میں کیس کا وجود خود اس نوعیت کے تحفظ کا عبوری حکم منظور کرنے کے لیے کافی نہیں ہوگا جو اسے فوری کیس میں منظور کیا گیا ہے۔ تاہم، نچلی عدالت سہولت کے توازن اور ناقابل تلافی چوٹ جیسے دیگر عوامل سے نمٹنے کی پابند تھی۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، جواب دہندہ نمبر 1 نے بنیادی طور پر جس راحت کی درخواست کی تھی وہ ثالثی کی کارروائی شروع ہونے اور ایوارڈ کی منظوری میں ختم ہونے تک ثالثی کے موضوع کی رقم کو حاصل کرنے کے

لیے عبوری تحفظ کی راحت تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مجھے درخواست میں ایسی کوئی استدعا نہیں ملتی ہے جو پہلی نظر میں یہ ظاہر کرے کہ اپیل کنندہ ثالثی کے موضوع کو تباہ کرنے کے ارادے سے اپنی پوری یا کچھ جائیداد کو ہٹانے یا ٹھکانے لگانے والا تھا اور اس طرح اس کے خلاف منظور کیے جانے والے فیصلے پر عمل درآمد میں رکاوٹ پیدا کر رہا تھا۔

22. آرڈر 38 قاعدہ 5 سی پی سی کے لحاظ سے فیصلے سے پہلے ضمیمہ کے حکم کے مترادف حکم کو جواز پیش کرنے والے کسی بیان کی عدم موجودگی میں، ثالثی کے موضوع کو محفوظ بنانے کے تحفظ کا عبوری اقدام بھی منظور نہیں کیا جاسکتا تھا۔

23. "مذکورہ بالا بحث کے پیش نظر، اگرچہ، میں اس اپیل کو منظور کرنے اور جس حکم پر اعتراض کیا گیا ہے اسے کالعدم قرار دینے پر مائل ہوں، پھر بھی انصاف کے وسیع تر مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اور ثالثی کی زیر التوا کارروائیوں کے دوران تنازعہ کو محفوظ رکھنے کے لیے، مجھے زیریں عدالت کے حکم میں ترمیم کرنا منصفانہ اور مناسب معلوم ہوتا ہے، یہ فراہم کرتے ہوئے کہ چیف انجینئر/گیریشن انجینئر اپیل کنندہ کو قابل ادائیگی رقم میں سے 9,36,38,351/- روپے کی رقم الگ رکھیں گے اور اسے کسی قومی یا شیڈول بینک میں سود پر مبنی ایف ڈی آر میں رکھیں گے۔ اسی کے مطابق حکم دیا جاتا ہے۔"

24. تاہم، اپیل کنندہ یا جواب دہندہ نمبر 1 کو مذکورہ رقم کی تقسیم، جو بھی معاملہ ہو، ثالثی کی کارروائی کے فیصلے پر منحصر ہوگی، اگر کوئی فریقین، خاص طور پر جواب دہندہ نمبر 1 کے ذریعے شروع کی گئی ہو۔ جواب دہندہ نمبر 1 اس فیصلے کی تاریخ سے چار ہفتوں کے اندر ثالثی کی کارروائی کا سہارا لینے کے لیے موثر اقدامات کرے گا، جس میں ناکام ہونے پر اس عدالت کی طرف سے دی گئی تحفظ کا مذکورہ بالا عبوری اقدام کام کرنا بند کر دے گا۔

25. "اپیل مع منسلک ایم پی مذکورہ بالا شرائط کے مطابق نمٹائی جاتی ہے۔ اخراجات کے سلسلے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔"

(سنجیو کمار)

جج

سری نگر۔

05.06.2018

فیصلہ میری طرف سے جموں و کشمیر عدالت عالیہ رولز، 1999 کے قاعدہ 138(3) کے لحاظ سے سنایا جاتا ہے۔

(ایم کے ہانجورا)

جج

سری نگر

05.06.2018